رجسٹر سرکار آصفیہ نشان ۵۹

دکن کا سب سے پہلا طبی پرچہ جو دور عثمانی میں جاری ہوا

# المعالج

جلد (۲) بابت ماہ دی سنہ ۱۳۲۹ف نمبر (۳)

مطابق نومبر سنہ ۱۹۱۹ء

مالک و اڈیٹر

خادم الحکماء شبیر احمد

باہتمام سید محفوظ علی منیجر

مطبع اختر دکن بازار افضل گنج حیدرآباد دکن

# فہرست مضامین رسالہ ہذا

# المعالج

جب معززین حضرات کی توجہ کسی امر کی طرف مبذول پائی جائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ یہ اسکی ترقی کی دلیل ہے اِسی بناء پر کہا جا سکتا ہے کہ **المعالج** کے اچھے دن قریب آگئے خدا کے فضل سے اب یہ رسالہ اکثر ذی اقتدار ہاتھوں تک پہونچنے لگا ہے اور اسکی پسندیدگی کی خوش خبریاں کانوں تک آنے لگی ہیں گذشتہ اشاعت میں ایک اعلیٰ رکن عدالت کے اظہار پسندیدگی کا تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ اس وقت مال کے ایک رکن اعظم یعنی عالیجناب مولوی **سعادت خانصاحب** جوائنٹ سکریٹری آف ریونیو بورڈ (**شریک معتمد مال**) کی رائے کا

تذکرہ کیا جاتا ہے کہ جناب ممدوح نے اس کے ساتھ پسندیدگی کا اظہار فرماتے ہوئے اس کو جاری رکھنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے اور نیز مطابق ضوابط و قواعد رسالہ ہذا دفعہ ایک، یہ نیک مشورہ دیا ہے کہ حالات مرض کے ساتھ مجرب علاج بھی درج کیا جایا کرے حقیقی بات یہی ہے کہ نایاب علاجوں کے تذکرہ کے ساتھ اگر ان دواؤں کا ذکر نہ کیا جائے جن سے کامیابی ہوئی ہے تو عام مطالعہ کرنے والوں کو کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ بجز اس کے کہ اہل فن کی طبیعت میں ایک ولولہ اور جوش پیدا ہو مگر ادویہ کے بیان کرنے کی صورت میں معلومات میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔

## المعالج کی گنجایش موازنہ میں

سرکاری موازنہ میں تو المعالج کی گنجایش رکھی جانے لگی تھی اب بعض معزز حضرات کے خانگی موازنوں میں بھی گنجائش رکھی جانے لگی ہے۔ چنانچہ جناب مولوی میر کاظم علیصاحب سابق معتمد صفائی و تعمیرات تحریر فرماتے ہیں کہ نیا سال شروع ہو گیا ہے المعالج کی قیمت کا سطانہ

نہیں آیا چونکہ ہیں نے اپنے ماہ حال کے موازنہ میں اسکی قیمت شریک کردی تھی لہذا مبلغ صمہ روپیہ بدست حامل ہذا گزرانے جاتے ہیں اُمید ہے کہ وصول ہونگے۔

## "ایک خاص نسخہ" غذا کی غذا دوا کی دوا

جسطرح آجکل تعلیم ضروری ہوگئی ہے اسی طرح انگریزی کا حاصل کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ چونکہ اس زبان کی کتابیں نہایت باریک ہوتی ہیں اور اس کو یاد کرنیکے لئے وقت کی زیادہ ضرورت درکار ہوتی ہے۔ اسلئے آنکھ اور دماغ پر سخت بار ہوکر ہر دو میں کمزوری آجاتی ہے۔ آنکھوں کی کمزوری کے نقصانات ظاہر ہیں مگر دماغی کمزوری اُن امراض میں سے ہے جو عمر کو کم کرتے ہیں لہذا والدین کو چاہیئے کہ جب بچوں کو مدرسہ میں شریک کرائیں تو انکی بصارت اور قوت دماغی کا خیال رکھیں اس اہم ضرورت کو رفع کرنے کے لئے ایک نہایت بہتر بارہا کا آزمایا ہوا سہل الاصول نسخہ لکھا جاتا ہے جو غذا کی غذا اور دوا کی دوا ہے۔ فلفل سیاہ ایک تولہ باریک پیسکر شکر ورگاہ یعنی

دیسی شکر ۲۰ تولہ (پاؤسیر) اور گھی گائے کا (۱۵) تولہ اول گھی کو گرم کریں اس کے بعد شکر اور فلفل سیاہ ملادیں۔ روزانہ ایک تولہ کھائیں ضعف بصارت اور دماغ ہردو کے لئے اکسیر ہے۔

# فیلسوف جنگ

ڈاکٹر وید و حکیم محب حسین صاحب مرحوم سابق افسر الاطباء سرکار عالی کی بیاض کا ایک صفحہ:۔

دار ہلد۔ زرد چوبہ۔ برگ نیم۔ بیج چھتر د تلے۔ فلفل گرد فلفل دراز۔ الائچی خورد۔ قرنفل ناگرموتھ۔ ہلیلہ زرد۔ باوبڑنگ ہموزن خوب باریک پیسکر گولیاں بنا کر رکھیں آنکھ کے پھولہ کے لئے عورت کے دودھ میں گھس کر اور۔ درد چشم کے لئے پانی میں گھسکر اندر آنکھ کے ڈالیں رتوند (شب میں مطلق نظر نہ آنا) گولی بھنگرہ کے رس میں گھسکر آنکھ کے اندر لگائیں۔ دھند کے لئے گائے کے دودھ میں گھسکر لگائیں۔ سفیدی دور کرنے کے لئے پانی میں گھسکر استعمال کریں۔ یرقان کے لئے بھی پانی میں گھسکر

لگائیں برائے ہضم طعام ایک گولی چنے برابر کھلائیں برائے
قے ایک گولی برائے زہرمار ۷ گولیاں برائے دیگر زہر
۱۴ گولیاں دیں۔

**برائے عارضہ پینس از اسرار۔** شیرہ برگ تلسی (درخت
ریحان صحرائی) شیرہ برگ سنبھالو ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ۔ روغن گاؤ پونے
دو تولہ سب کو ملا کر پکائیں جب تینوں کا پانی جل جاوے
چھان کر لونگ دس عدد زعفران اصلی ۲ ماشہ۔ جوتری ۲ ماشہ
جائفل نصف عدد۔ مشک اصلی ایک ماشہ سب کو نیم کوب کر کے
روغن مذکور میں بریاں کریں اور ضرورت کے وقت کام
میں لائیں۔

**کرم بینی** رسکپور ایک سرخ مرداسنگ ۱ سرخ در شیر
زن حل کردہ چکانند کرم بیرون آید فقط

## استعمال حب الغار در ثقل سماعت

### انتخاب از دکن میڈیکل جرنل ۱۳۱۶ھ

(از حکیم منور الدین صاحب طبیب یونانی شفاخانہ محبوبیہ)

حواس خمسہ میں سماعت کو زیادہ فضیلت ہے کیونکہ گویائی

اس پر موقوف ہے۔
خلقی بہرہ نطق و گویائی سے بے بہرہ ہے۔
اور اسکی فضیلت دوسرے حواس پر بدلائل مدلل ہے
بنظر طول ترک کی گئی۔ جبکہ نطق موقوف سماعت پر ہے
اس واسطے اولاً اسکے متعلق تجربہ لکھا گیا۔
حب الغار ایک درخت کے پھل ہیں مثل قہوہ کے
پوست باریک اُس کا مغز زرد رنگ خوشبو بادہنیب۔
مزہ تلخ و دو ٹکڑے مثل باقلا کے مزاج گرم و خشک دوسرے
درجہ کا۔ اس کے فوائد بکثرت ہیں یہاں نہ ملنے کے سبب
اسکے فوائد پر اطلاع نہیں ہو سکتی تھی۔
راقم نے شام سے منگوایا۔ گرانی سماعت کے رفع کے
واسطے بہت بے نظیر چیز ہے۔
طرش و وقر خلقی اور جو بسبب شکستہ ہونے عصبہ کے
ہو لاعلاج ہے اور فرمن اور جو سن پیری میں ہو وہ
بھی عسر للعلاج ہے اور اسکے اسباب بھی متعدد ہیں۔
مشترکی یا ضعف قوت سامعہ یا ماؤف ہونا خاص عضو کا
اور سوء مزاجات مفرد و مرکب مادی و ساذج یا ریاح

و تفرق الاتصال و سبب بدنی و سبب خارجی وغیرہ وغیرہ جو کتب میں بالتفصیل مندرج ہیں مجھکو جو تجربہ ہوا وہ ذیل میں درج ہے۔

مریض نمبر (۱) یک ضعیفہ معمر اسی سالہ اونکی سماعت چار پانچ سال سے بہت کم بلکہ گم ہوگئی تھی حالانکہ مریضہ نے استعلاج میں بہت کم توجہی کی مگر بفضلہ تعالیٰ بہت فائدہ ہوا یہ خلل بسبب ضعف قوت سامعہ کے تھا۔

مریض نمبر (۲) معمر ہفتاد سالہ اسکی سماعت بھی تخمیناً چھ سال سے مفقود ہوگئی تھی۔ ان کا ایک چلہ سے زیادہ علاج رہا اور بفضلہ صحت یاب ہوگئے۔ انکے دماغ میں بسبب کثرت بلغم کے برودت زیادہ تھی۔ دوائے مذکورہ کے استعمال کے ساتھ تنقیۂ دماغ کی بھی ضرورت ہوئی ایارج وغیرہ کے استعمال سے یہ بھی بفضلہ اچھے ہوگئے۔

مریض نمبر (۳) یہ ایک لڑکا عمر جسکی بیس سال کی اسکی سماعت دس برس کی عمر سے زائل ہوگئی تھی۔ جب یہاں علاج رجوع ہوا تو بتحقیق یہ بات ثابت ہوئی کہ پہلے اسکے کان بہولے تھے اس کے بعد سماعت زائل ہوگئی۔ دوائے مذکورہ کے استعمال

کے ساتھ تنقیہ دماغ بھی کیا گیا بفضلہ سماعت درست ہوئی

## ترکیب استعمال

مغز حب الغار کا اگر روغن نکالا جائے مثل روغن بید انجیر کے تو بہت بہتر ہے ورنہ اسکے مغز کو باریک پیسکر روغن گل میں ملاکر نیم گرم کان میں ٹپکانا۔

## خلاصۂ مسائل شریعت

حصہ اول و دوم مولفۂ مولوی حافظ عبدالمجید صاحب وکیل

وراثت سے متعلق جملہ مسائل ان سے حل ہو سکتے ہیں۔ مجھے چونکہ خاص اس علم سے اس لئے دلچسپی رہی ہے کہ بانئ اسلامؐ نے اس علم کے جاننے کے واسطے ترغیب دی ہے اس لئے جو کچھ مجھ کو اس کے متعلق جہاں سے لکھا ہوا ملا اس کو دیکھا تحقیقی بات یہ ہے کہ جس عمدہ اور سہل طریقہ کے ساتھ ان مین حصہ متعلقات کو سمجھایا گیا ہے یہ خود اپنی نظیر ہین

بقیہ مضمون عالی جناب مہتمم صاحب دوا خانہ بیرون بلدہ سلسلہ کے لئے
ملاحظہ ہو صفحہ ۲۰ منبر ۱۲

معزز حاضرین - یہ جو کچھ آپ نے سنا مسلمانون کا حال ہے اب ہندوؤن کا حال سنئے (باگ بھٹ) جو ہندوستان کا جالینوس ہے اور جسنے چرک اور سوشرت دونون کی اصلاح کی وہ پتھری نکالنے کی وہی ترکیب لکھتا ہے جو زمانہ حال مین رائج ہے - حضرت مسیح علیہ السلام سے چھ سو سال پیشتر شیلا مین جو دریائے جھلم کے قریب تھا آنکھ بنانے اور پتھری نکالنے اور استسقا کا پانی خارج کرنے کا کام ہوتا تھا اور - بنارس مین بزمانہ بدھ علم الادویہ کی ایسی ترقی ہو چکی ہے کہ باوجود مرور ایام دنیا کبھی بھلا نہ سکیگی -

ان واقعات سے نیز یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بزمانہ سابق ہندوؤن کو بھی تشریح سے پوری واقفیت تھی ورنہ جراحی کے ایسے نازک عمل کس طرح کئے جا سکتے تھے مگر بعض تواریخ سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ برہمنی زمانہ مین تشریح کا فن ملیا میٹ کر دیا گیا اور سوشرت مین بناوٹی اوراق داخل ہو گئے - سنہ ۱۶۵۰ء کا لکھا ہوا ایک قلمی نسخہ مشہور وید بھٹ

کا بخور کی پبلیس لائبریری مین ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ اہل فن طب نے ہر شعبہ مین کامل تھے اور نیز ہندوستان کے بعض مقامات کے کہودنے سے زمانہ قدیم کے ہندوؤن کی حیرت انگیز صنا عیان برآمد ہوئین ہین۔ جنکو دیکھکر نہ صرف اہل ہندوستان بلکہ یورپ اور امریکہ کے علما بھی حیران ہین۔

اے میرے ہم وطن دوستو۔ جو لوگ پہلے زمانہ کے مدارس اور شفاخانون کے وجود سے منکر ہین اور موجودہ طریقہ تعلیم کو یورپ کی ایجادات سے سمجھ رہے ہین۔ وہ درحقیقت غلطی پر ہین اور تاریخی ناواقفیت کی وجہ سے ورطہٴ نافہمی مین پڑے ہوے ہین۔

دنیا مین جو سب سے پہلا شفاخانہ اور کالج قایم ہوا ہے جندیسا پور کا شفاخانہ اور طبی کالج ہے جن کی بنا اسلام کے دور اول مین رکھی گئی اور منصور کے زمانہ تک بڑے بڑے لایق طبیب پیدا ہو گئے چنانچہ انہین جرجلیس بن جبرائیل کو جو ایک لایق اور مشہور طبیب تھا بغداد سے بلایا گیا اور بختشوع جیسا فاضل طبیب

ایک مدت تک اس شفا خانہ کا اعلیٰ طبیب رہا ہے
اور ماسویہ ابو یوحنا بھی اس شفاخانہ کا ایک تعلیم یافتہ
طبیب ہے جو فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہان ایک
عرصہ تک نسخہ نویسی اور دوا سازی کا کام کرتا رہا۔ اور
آخر مین وہان کا اعلیٰ طبیب بن گیا۔ اس شفا خانہ کے مشہور
شاگردون سے ابن سہل ہے جس نے عام امراض کے نسخے
مرتب کر کے بصورت جداول اور نقشہ جات تیار کئے ہین
جیسا کہ آپ آج کل ڈاکٹری شفاخانون مین دیکھتے ہین۔
علاوہ اس مدرسہ کے تیسری صدی سے پہلے خاص
بغداد مین بھی ایک اور مدرسہ قائم ہو گیا جسمین ابن ماسویہ کے غیر معمولی
قابلیت دکھائی اور بختشوع وہان سے مستعفی ہوکر بغداد
چلا آیا تو وہان کے مدرسہ اور شفاخانہ کو اپنے ہاتھ مین
لیا اور اوسے ایک خاص شہرت حاصل ہوگئی اسکے
بعد طلبہ کا رجوع اس کثرت سے ہوا کہ پچاس ساٹھ سال
کے عرصہ مین صرف بغداد ہی مین بیشمار مدرسہ اور شفاخانے
کھل گئے چنانچہ (طبقات الاطبا) مین اون کے اکثر
نام لکھے ہوئے موجود ہین۔

صاحب طبقات الاطبا علی بن عیسیٰ کے ذکر مین لکھتا ہے کہ اوس نے سنہ ۳۰۲ھ مین عثمان بن سعید دمشقی سے جو اس وقت ایک اچھا طبیب تھا ایک عظیم الشان شفاخانہ اور کالج کی بنیاد رکھوائی اور اسکو اسکا رئیس الاطباء مقرر کیا اور پھر مکہ معظمہ اور بغداد کے تمام شفاخانون کی انسپکٹری اور دیکھہ بہال بھی اوس کے سپرد کی جو دو سال کے بعد مستعفی ہوگیا پھر اوس کی جگہ ثابت بن قرہ کو دی گئی۔ اور اوسے حکم ہوا کہ فوجی اطبا تیار کرے تاکہ وہ فوج کے ہر حصہ مین مقرر کئے جائین اور فوج کی صحت کے نگہبان ہون اور ہر صبح اپنی متعلقہ فوج کو دیکھا کرین اور اون کے ماکولات اور مشروبات کے علاوہ اون کے مکان اور چھاؤنیون کے طبی نظام کا خیال رکھین۔

معززین حیدرآباد دکن۔ یہ تو روسا اور مالکان سلطنت کی توجہ تھی کہ ہزارون روپیہ خزانہ شاہی سے خرچ کرکے طب کی سرپرستی فرمایا کرتے تھے مگر اوس زمانہ کے طبیب بھی اس فن کو ترقی دینے کا اتنا شوق رکھتے تھے کہ خاص اپنی طرف سے انہون نے شفاخانے اور کالج قایم کئے۔

باقی آیندہ

# چورن

کھانے کو ہضم کرتا ہے اور ہر قسم کے پیٹ کے درد کو مفید ہے جو قے اور پاخانے کے فتور ہضم کی وجہ سے ہوں اُن کو بھی مفید ہے۔ زنجبیل یعنی سونٹھ ۳ حصہ نمک سیاہ ایک حصہ سونٹھ کو پیسکر چھان لیں۔ نمک کو پیسکر ملا دیں۔

# طبی کانفرنس کی عملی خیر خواہی ملک

## (از دفتر آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی)

جناب من۔ تسلیم ہندوستان کے مشاہیر اور نامور بزرگ حکیموں اور ویدوں نے اپنے آیورویدک اور یونانی طب کی عظمت اور شان برقرار رکھنے کیلئے جن مجرب اور اسراری نسخوں کا کانفرنس کے سالانہ جلسوں میں اظہار کیا یا براہ راست کانفرنس کے دفتر میں بھیجا۔ کانفرنس نے اُن کو عمدہ مجربات کے حصہ اول اور حصہ دوم میں شایع کردیا تھا۔ ان دونوں حصوں کے لئے اہل ملک کی جانب سے اس درجہ عام مقبولیت حاصل ہوئی کہ حصہ اول مکرر چھپ کر فروخت ہو گیا اور حصہ دوم جو گذشتہ سال چھپا وہ قریب الاختتام ہے۔ اب تیسرا حصہ بھی تازہ چھپکر تیار ہو گیا۔ اس تیسرے حصہ میں صوبہ ہند اور اطراف ہند کے فاضل حکما اور وید صاحبان کے عطا کردہ جو مجربات درج ہوئے ہیں

اُن سے یقین ہوتا ہے کہ دیسی طبابت پیشہ جماعت کے موجودہ بزرگوں نے بخل و پوشیدگی کو بالائے طاق رکھدیا ہے۔ اب وہ اپنے ہم پیشہ اور اہل ملک کی بھلائی کے لئے مخفی اور سربستہ راز کے نسخے دل کھولکر ظاہر کر رہے ہیں۔ جن سے دیسی فارماکوپیا کی تیاری میں کانفرنس کامیاب ہو سکے گی۔ اب آپ کا فرض ہے کہ ان مجربات نسخے خود فائدہ اٹھائیں اور مخلوق خدا کو مستفید کریں۔ دفتر کی موجودہ کتابوں کی فروخت کا نفع محض کانفرنس کی امداد کے لئے ہے اس لئے انکی خریداری آپ کیلئے ہم خرما و ہم ثواب ہوگی

(۱) صدری مجربات حصہ اول کے ۷۶ صفحوں میں ۳۵۸ نسخوں کی قیمت ایک روپیہ اور حصہ دوم کے ایک سو صفحات میں ۴۲۲ نسخوں کی قیمت ۱۲؍ اور اب تازہ طبع شدہ حصہ سوم کے ۱۰۸ صفحات میں ۴۵۷ نسخوں کی قیمت ۱۲؍ علاوہ خرچ ڈاک۔

(۲) صدری مجربات بخط ناگری حصہ اول ۱۲؍ حصہ دوم وسوم زیر تیاری ہیں۔

(۳) کانفرنس کی سالانہ رپورٹیں۔ اجلاس دہلی سنہ ۱۹۱۰ء (۸؍) اجلاس لکھنؤ سنہ ۱۹۱۱ء (۸؍) اجلاس دہلی سنہ ۱۹۱۳ء (۸؍) اجلاس دہلی سنہ ۱۹۱۶ء (عہ) اجلاس بمبئی سنہ ۱۹۱۵ء (۸؍) اجلاس کراچی سنہ ۱۹۲۹ء (عہ) ناگری رپورٹیں ہر سال کی قیمت (۱۲؍)

العارض خاکسار رام سنگھ وید آنریری سکرٹری دہلی ناگری پریس دہلی

## ڈوبے ہوئے کا علاج

سرکار نے ایک گشتی نشان ۱۵۱۷ مورخہ یکم مئی سنہ ۱۳۳۹ف صیغہ طبابت سے جاری

فرمائی ہے کہ حکماء سرکاری رسالہ "المعالج" میں اپنی اپنی مجربات طبع کرایا کریں
اسی بناء پر جناب مولوی حکیم محمد ظفر الدین صاحب ناصر طبیب یونانی شفاخانہ
سرکار عالی قصبہ کمٹیر تعلقہ قندھار کی طرف سے مضمون ذیل دفتر میں وصول
ہوا ہے جو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم ایسے بادشاہ کی رعایا
ہیں جنکو اپنی رعایا کی بہبودی کا خیال اسی طرح ہے جسطرح کہ کسی والدین کو اپنی
فرمانبردار اولاد کا ہوتا ہے۔ رعایا کی ترقی کے لئے کیسی کیسی تدابیر عمل میں لائی
جاتی ہیں۔ خدا ان دماغوں کو ہمیشہ عقل کی روشنی سے منور رکھے۔ جو بادشاہ
کی منشاء کے موافق قلم اٹھاتے ہیں"۔ اڈیٹر

رسالہ "المعالج" بابتہ ماہ آبان ۱۳۲۸ف میں ایک مضمون میری نظر سے گذرا۔ جس میں ڈوبے ہوئے کے علاج کے متعلق مفید تدابیر اور ہدایات درج ہیں:۔ اس کے متعلق مجھے بھی ایک ایسا عملی تجربہ حاصل ہے۔ جو بر سر موقعہ اور بروقت مہیا ہو جائے۔ تو یقینی سہل اور مجرب علاج ہے۔ وہ یہ کہ ایسا غریق جسکی نسبت اطمینان ہو کہ جانبر ہو سکے گا۔ چاہئے کہ فوراً گھاس پوس اپلی لکڑی وغیرہ جو مل سکے جلا کر راکھ بنائیں۔ اور گرم گرم راکھ زمین پر بچھا کر غریق کو اس پر لٹا دیں اور اسکے اوپر بھی گرم گرم راکھ ڈالدیں اور چہرے کے سوا سارے بدن کو اس میں چھپا

دیں۔ جو راکھ بدن سے لگ کر ٹھنڈی ہوتی ہے۔ اُسے علیحدہ کرتے جائیں۔ اور اُسکی بجائے گرم گرم راکھ ڈالتے جائیں۔ تھوڑی ہی دیر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بدن حرکت کرنے لگے گا اور صحت یاب ہوگا۔ اس قدر احتیاط رہے کہ راکھ میں ایسی انگار نہ ہو۔ جو جسم مریض کو جلا دے۔ اس علاج اور تدبیر کی صداقت کا اطمینان یوں ہوسکتا ہے کہ ایک مگس یعنی عام مکھی پکڑ کر اس کو پانی کے کٹورے میں غوطہ دیجیئے اور نکالئے ایسا ہی چند بار غوطے دینے کے بعد جب مکھی بے دم سی ہو کر پڑ جائے اور ہلتی جلتی ہوئی معلوم نہ ہو۔ تو فوراً ذرا سی گرم راکھ بچھا کر اسکو اس راکھ پر رکھدیجئے۔ اور چٹکی سے تھوڑی تھوڑی گرم گرم راکھ اسکے اوپر چھوڑتے جائیے۔ ایک ذرا سی دیر کے عمل میں مکھی حرکت کرنے لگے گی اور پروں کو جھاڑتی ہوئی جھٹ سے اُڑ جائے گی۔

احقر محمد ظفر الدین ناصر

# طاعون کی روک تھام

حکیم سید خواجہ عبد القادر صاحب شفا حیدر آبادی

(از مدرسہ طبیہ)

نوٹ: "ہماری بہت بڑی غرض اس مضمون کے طبع کرنے سے یہ ہے کہ نئے اطبا کو تحریری ولولہ پیدا ہو اور مطالعہ کتب میں وہ وقت صرف کیا کریں" اڈیٹر

سوال۔ انسداد مرض طاعون کے لئے کیا تدابیر اختیار کرنی چاہئیں؟

جواب۔ حفظ ماتقدم طاعون کی تدابیر اختیار کرنی چاہئے جسکی مجمل و مختصر صراحت حسب ذیل ہے۔

(۱) شہر اور مکان مسکونہ کی صفائی اچھی طرح کرنی چاہئے اور سفیدہ ڈالا کرنا علی الخصوص بیت الخلا اور بدررو اور موریوں کو بخوبی صاف کرنا اُنپر ہینگ وغیرہ اشیاء دافع عفونت ڈالتے رہیں۔

(۲) شہر اور مکان کی اصلاح ہوا بخور و چھڑکاؤ سے کرتے رہنا بخور کی چیزیں یہ ہیں۔ عنبر۔ مشک۔ لادن۔ زعفران۔ سلارس۔ اسارون۔ ابہل۔ بادام تلخ۔ کندر۔ لوبان۔ قسط شیریں۔ سندرس۔ لونگ۔ اذخر۔ ہینگ۔ سرو۔ جھاؤ۔ چھریلہ۔ ناگرموتہ۔ بچ۔ اجوائن۔ نیم۔ وغیرہ وغیرہ۔ چھڑکاؤ کی چیزیں یہ ہیں ہینگ۔ ایلوا۔ گل ارمنی وغیرہ فرداً یا مجموعاً سرکہ میں ملاکر چھڑکاؤ کرتے رہنا۔

پوایت

(۳) مکان مسکونہ میں ترنج۔ نارنج۔ پیاز۔ وغیرہ کی تعلیق کرنی اور ہر گوشہ میں کافور ہینگ وغیرہ رکھنا چاہیئے۔

(۴) بستر و لباس صاف ستھرا رکھنا اور اس کو بھی بخور دیتے رہنا جلد جلد بدلتے رہنا۔

(۵) نہا دھو کر بدن کو صاف اور معطر رکھنا چاہیئے۔

(۶) کھانے کی چیزوں میں احتیاط رکھنی چاہیئے۔ مثلاً گوشت نہ کھانا اگر ضرورتاً کھائیں تو لیمو یا املی کی ترشی کے ساتھ کھانا اور شیرینی وغیرہ گرم خون کو جوش میں لانی والی چیزیں نہ کھانا بلکہ مصفی خون و مسکن صفرا جیسے خرفہ کی بھاجی میں مسور کی دال اور ترشی ڈالکر کھانا۔ لہسن پیاز سرکہ میں کھانا۔

(۷) پینے کی چیزوں میں احتیاط رکھنا چاہیئے۔ مثلاً شراب نہ پینا پانی صاف اور چھنا ہوا پینا۔

زیادتی مادہ

(۸) اگر بدن میں امتلا و فزوں ہو تو ٹھنڈا جلاب وغیرہ لیکر بدن کا تنقیہ کرنا ہے۔

(۹) سونگھنے کی چیزوں میں خوشبو لخلخہ وغیرہ سونگھتے رہنا۔

(۱۰) یاقوت۔ زمرد۔ درونج۔ پیپلیا وغیرہ کی بدنیر تعلیق کرنا۔

(۱۱) کافور ہینگ وغیرہ تریاقی چیزیں اپنے نزدیک رکھنا۔

(۱۲) اعراض نفسانی غم وہم وغیرہ سے محفوظ رہنا۔

(۱۳) حرکات جسمانی ریاضت سخت اور جماع سے احتراز کرنا۔

(۱۴) حفظ ماتقدم کی دوائیں مفرد مثلاً زہر مہرہ خطائی جدوار اصلی۔ نارجیل دریائی۔ فادزہر حیوانی وغیرہ ان سے جو اصلی ملے روزانہ سکنجبین یا گائے کے دہی کے ساتھ کھایا کریں۔ یا مرکب حب جواہر۔ حب عنبر۔ حب اکسیر۔ حب درونج۔ تریاق اربعہ۔ تریاق ثمانیہ۔ تریاق طاعون۔ جواہر مہرہ وغیرہ وغیرہ جو میسر ہو روزانہ کھانا

# انتخاب از رپورٹ

متعلق وبلہ دوم وبائے طاعون اندرون صفائی حیدرآباد بابتہ سنہ ۱۳۲۵ف تا سنہ ۱۳۲۶ف (۱۹۱۷ء)

مرتبہ

ڈاکٹر محمد عبدالغنی صاحب ایم۔ بی سی ایم (اڈنبرگ) ڈی۔ پی۔ ایچ۔ کمبرج
ایم۔ آر۔ سی۔ ایس پبلک کمشنر حیدرآباد مطبوعہ سنہ ۱۳۲۰ف

اس سے پہلے سنہ ۱۳۲۰ف و سنہ ۱۳۲۱ف میں طاعون ہوا تھا اس سے پیشتر پندرہ برس تک بلدہ اس مرض سے محفوظ رہا۔

| سنہ | تعداد قیام | تعداد مجدد | تعداد بیمار | تعداد اموات | فیصدی ہلاک ہوئے |
|---|---|---|---|---|---|
| سنہ ۱۳۲۰ف سنہ ۱۳۲۱ف | ۲۰۲ دن | ۳۰۴ دن | ۱۷۶۶۶ | ۱۶۲۸۸ | ۹۲.۶۴ |

| سنہ | تعداد قیام | تعداد محلہ | تعداد بیمار | تعداد اموات | فیصدی ہلاک ہوئے |
|---|---|---|---|---|---|
| سنہ ۱۳۲۵ف سنہ ۱۳۲۶ف | ۱۷۴ دن | ۳۲۰ | ۱۶۹۸۳ | ۱۴۹۰۰ | ۸۸.۲ |

**نوٹ**۔ بلدہ اور بیرون بلدہ میں صرف ۱۲۶ روز قیام رہا۔

بہ نسبت پہلے طاعون کے اس دفعہ جو زیادہ تر قابل اطمینان نتائج مرتب ہوئے اس کی وجہ یہ ہے کہ منجانب سرکار برمحل ۶ بدہ انتظامات انسداد مرض عمل میں لائے گئی۔

بلدہ معہ مواضعات ۱۵ میل کی آبادی ۴ لاکھ میں سے (۸۰۰۰۰) آدمی مقامات مذکورہ سے باہر نکل گئے تھے اور (۸۱۴۰۰) کیمپ میں مقیم تھے (یعنی آبادی کا ۱/۵ حصہ)۔

اس طاعون میں تین قسم کا طاعون دیکھا گیا (۱) بیو بانک (غدودی) (۲) سیپٹی کیمک (سخت سمی) (۳) نیو مانک (جسمیں ذات الریہ ہو جاتا ہے)۔

چادر گھاٹ سے ۵۲ روز کے بعد بلدہ متاثر ہوا تھا تاہم بلدہ میں بہت نقصان ہوا۔

خواجہ شجاعت اللہ صاحب۔ مولوی عبدالصمد صاحب۔ ہاشم معزالدین صاحب۔ بابو گیا پرشاد صاحب۔ مسٹر

گو پال ریڈی صاحب اسپیشل مجسٹریٹ مقرر ہوئے تھے۔ تاکہ غربا کی اعانت کریں۔ اور یونانی حکیموں کو علاج معالجہ میں روپیہ سے مدد کریں۔ اسپیشل مجسٹریٹوں نے نہایت سرگرمی کے ساتھ کام انجام دیا۔

صفائی جیادرگھاٹ میں ۲۴ر آبان ۱۳۲۵ف کو مرض شروع ہوا مولوی ہاشم معزالدین صاحب و مولوی عبدالصمد صاحب کا تقرر ۱ار بہمن ۱۳۲۶ف اور بابو گیا پرشاد صاحب کا تقرر ۴ر اسفندار کو عمل میں آیا اور مسٹر گوپال ریڈی ۲۱ر اسفندار کو مامور ہوئے۔ خواجہ صاحب نے ان تین مجسٹروں کے تقرر تک گو مشکلات پیش آتی رہیں مگر خدمت کو اچھی طرح انجام دیا۔

منجملہ تین دواخانوں (اسپتال) کے ایک دواخانہ (اسپتال) جو ایزناگڈہ میں تھا وہاں رزیڈنسی جیادرگھاٹ اور بلدہ کے تمام بیمار آتے تھے کل (۵۲۴) مریض رجوع ہوئے (۳۵۲) (یعنی ۶۷.۲) فوت اور ۳۲.۸ فیصدی شفایاب ہوئے۔

**اسپتال دارالضربین۔ ۱۴۶ مریض رجوع ہوئے**

۴ گھنٹہ کے اندر ۴۲ مر گئے باقی میں ۱۴۱ یعنی (۴۲،۴ فیصدی) فوت ہوئے۔

**اسپتال دیگر**۔ ۶۳ داخل اسپتال ہوئے ۶۰ طاعونی ۳ معمولی ۲۷ یا فیصدی ۴۵ فوت ہوئے۔

(۵۶۹) بیرونی طور پر بھی زیر علاج رہے۔

کل مصارف ۹ شہریور ۱۳۲۶ف تک سے لک روپیہ ہوئے اور ۱۳۲۰ف کے طاعون میں ۱۰/۳/۴ معہ ۵ ۹/۱۳/۴ صرف ہوئے تھے۔

۱۴۵۴۱۸ نفوس کو ٹیکہ نکالا گیا ۵۵۳ ٹیکہ زدہ مبتلائے طاعون ہوئے یعنی ۳،۸ فی ہزار اور انہیں سے ۳۷۷ یا ۶۸،۱ فیصدی ہلاک ہوئے۔

اور ۲۵۴۵۸۲ بغیر ٹیکا والے تھے انہیں سے (۱۳۲۵۰) یا ۵۲ فی ہزار کو طاعون ہوا ۱۱۸۲۵ آدمی یعنی ۸۹،۲ فیصدی فوت ہوئے ان اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیکہ سے مبتلا ہونے کا اندیشہ بقدر (۴۸،۲) فی ہزار کے اور ہلاکت کا ۲۱ فیصدی کے گھٹ گیا مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ آدمی باہر نکل گئے تھے۔

# زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

**مولوی حافظ عبد المجید صاحب وکیل درجہ اول کا تقرر وہلہ اول میں۔**

ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان کے بہت سے باوقعت اخبارات ایک عرصہ سے جناب مولوی حافظ عبد المجید صاحب وکیل درجہ اول کی اس محنت اور جانفشانی کی مدح سرائی اور اظہار واقعی جو موصوف نے اہم خدمات قانونی کی انجام دہی میں کی ہے کر رہے ہیں اور اب وہلہ اول میں موصوف کو خدمت ملجانے کی خواہش کر رہے ہیں اور جیسا دنیا جانتی ہے گورنمنٹ نظام امور سلطنت میں نہایت زیادہ باخبر اور انصاف پسند ہے اور حکام باتمکین اپنے آقا کے جاں نثار اور فرمانبردار ہیں ایوان شاہی سے ایماء پاتے ہی تعمیل بجا لاتے ہیں وکیل صاحب موصوف کے تقرر کے بارے میں فرمان قضا شیم شرف صدور لاچکا ہے ذمہ داران حکام پر اسکی تعمیل لازم ہوچکی ہے عنقریب حق بحق دار باید رسانید پر عمل کیا جائے گا۔

میرے پاس حال میں جناب مولوی حکیم عبد الرحمٰن صاحب سہارنپوری کا ایک مضمون بغرض طبع رسالہ ہذا آیا ہوا ہے جس

میں وکیل صاحب موصوف کی خاص الفاظ جن کے ساتھ ولہٗ اول میں شمس بحی ضلع پر مامور کرنے کے لئے عدالت العالیہ سے درخواست اور اخبار نیر اعظم وغیرہ نے اتفاق ظاہر کیا ہے اس مضمون کے ساتھ خاکسار کو بھی اتفاق ہے۔ فقط۔

## افسوس

کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حکیم محمد غوث خاں صاحب فیلحانہ مہتمم شفاخانہ یونانی سرکار عالی جو ایک دیرینہ تجربہ کار اور لایق حکیم تھے قلیل عرصہ کی علالت کے بعد راہی ملک عدم ہوئے خدا انکے پس ماندگان کو صبر عطا فرماوے۔

مدرسۂ طبیہ یونانی سرکار کا امتحان بوجہ خراب ہونے آب وہوا کے قریب دو ماہ کے ہٹا دیا گیا ہے یعنی فروردی کی کوئی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ فقط




برائے تیزی بصر وروشنی چشم واکثر امراض چشم کے لئے فائدہ دینے والا بے نظیر اور مداومت کے لئے ضروری فی شیشی عہ رمعہ محصول ڈاک۔

# رپورٹ سررشتۂ طب یونانی سرکار عالی

## بابتہ سال ۱۳۲۶ف

## تمہید

**ف**۔ اگرچہ وہ فوائد جو رعایا اور اہل ملک کو اس طبابت سے پہنچے جدید نہیں ہیں۔ کیونکہ ہزاروں برس سے اس طب کا قیام باوجود طرح طرح کی مشکلات اور موانع کے خود اس امر کی دلیل ہے کہ یہہ طریقہ علاج بنی نوع انسان کے لئے **ب** مفید اور جان بخش ہے۔ لیکن یہہ امر بھی اب واضح ہوتا چلا ہے کہ اس دور جدید میں یہہ طریقہ علاج انسانی جانوں کا ایسا ہی محافظ ہے جیسا کہ اب سے ہزار سال پیشتر تھا۔

دنیا میں عام قاعدہ رہا ہے کہ کسی فن کی ترقی اوس کی اشاعت اور استحکام اوس وقت حاصل نہیں ہو سکتا ہے جب تک کسی سلطنت نے اوس کی سرپرستی نہیں کی ہے۔ لیکن یونانی طریقہ علاج باوجودیکہ وہ سینکڑوں برس سے کسی سلطنت کی سرپرستی سے محروم ہے اور اُس طرح

کامیاب ثابت ہو رہا ہے۔ جس طرح اب سے بہت زیادہ پہلے تھا۔

سلطنت انگریزی کے ہندوستان میں استحکام کے بعد جبکہ ڈاکٹری کی بیخ و بنیاد مضبوط اور اسکو شاہانہ سرپرستی حاصل ہوگئی عام اہل ملک کا خیال یہ تھا کہ طبابت یونانی فنا ہو جائے گی۔ لیکن برخلاف تمام قومی خیالوں کے اگرچہ اس میں شبہ نہیں ہے کہ وہ کمزور ہوگی مگر کوئی ہاتھ اوس کو مٹا نہ سکا۔

سلطنت آصفیہ خلد اللہ تعالیٰ میں بھی اس سے پچاس برس پہلے کوئی باقاعدہ یونانی یا ڈاکٹری دواخانہ نہ تھا اول انگریزی دواخانے قائم ہوئے اور سلطنت نے اوس کی سرپرستی فرمائی اور ہر ایک تجویز کے لئے خزانہ سرکاری نے کفالت کی اور اوس کو وہی شان و شوکت نصیب ہوئے جیسا کہ ایک سلطنت کی سرپرستی میں حاصل ہونا چاہیئے تھا۔

بہت زمانہ کے بعد اس ریاست ابد مدت میں یونانی دواخانے قائم ہوئے لیکن افسوس ہے کہ اوس وقت اہل

ملک اس طریقہ علاج کو نظر حقارت سے دیکھتے تھے اور اُس کا خیال تھا کہ دور جدید میں یہ طریقہ علاج کسی مصرف کا نہیں ہے۔

اگر قطع نظر تمام باتوں کے ملک کا تعلیم یافتہ طبقہ اس اصول کو مدنظر رکھتا کہ گھر کی چیز کو اگر بجائے مٹا دینے کے اوس کو سنوار کے اور درست کرکے کام لیا جائے تو وہ پہلے سے زائد مفید ثابت ہو سکتی ہے تو اس صورت میں اس طریقہ علاج کو جو نقصان عدم رجحان سے برداشت کرنا وہ نہ ہوتا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ انقلاب ایام سے اب وہ خیال پلٹ چلا ہے اور سینکڑوں طریقوں کے بعد یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ یونانی طریقہ علاج ہرگز بے کار نہیں ہے بلکہ جوں جوں اوس کی سرپرستی کیجائے وہ اہل ملک کیو اسطے اور مفید بن سکتا ہے۔

یونانی طریقہ علاج بلحاظ علم الاقتصاد اور ملکی مزاج کے مطابق ہونیکے جسطرح مفید ہے کوئی دوسرا طریقہ ان امور میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور آج ملکہ ڈاکٹری دواؤں کی قیمت دو چند سہ چند ہو گئی ہے اور بعض دوائیں بوجہ

جنگ کے ناپید ہو گئے ہیں ملک کو یونانی طریقہ علاج کی طرف اور رجحان پیدا ہوگیا ہے۔

۲۶ سال سے یونانی دواخانے قایم ہیں اور خدا کے فضل اور سرکار عالی کی شاہانہ سرپرستی سے ہر سال ترقی اور اضافہ ہورہا ہے ملک کا رجحان اسطرف ہورہا ہے۔ لاکھوں آدمی اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ نہایت کم مصارف پر یہ طریقہ ملکی جانوں کا محافظ ہے۔ اس صورت میں سرکار عالی جس قدر بھی توجہ اسکی اصلاح اور آراستگی۔ اور باقاعدہ اور کارآمد تر بنانے کیلئے توجہ فرمائے کم ہے۔

حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کی سلطنت رعایا کیساتھ ہمدردی اور اُنکے سامان آرام وراحت مہیا کرنے اُنکی جان ومال کی حفاظت کرنیمیں ضرب المثل ہے رعایا ہی کے فائدہ کیلئے گورنمنٹ کا لاکھوں روپیہ اصلاح شہر۔ دیگر تعمیرات اور حفظان صحت میں خرچ ہورہا ہے اگران حالات میں سرکار پوری توجہ اسطریقہ علاج کیطرف بھی فرمائی اور اُسکو کامل شاہانہ سرپرستی حاصل ہوجاے تو یہ بات یقینی کہی جاسکتی ہے کہ اہل ملک کیخدمت اس سے بدرجہا زائد ہوجائیگی۔ اور اسطریقہ علاجمیں بہت سی رکاوٹیں موجود ہیں دور ہوجائینگی۔ فقط

# قواعد رسالہ ہذا

(۱) ہر صاحب مجاز ہین کہ وہ رسالہ کی بہبودی کیلئے راے دیسکین اور غلطی سے آگاہ فرماسکین ۔

(۲) جو صاحب چاہین مضامین ہین بغرض طبع روانہ کر سکتے ہین مگر خوشخط ہونا چاہئیے ۔ مضمون بشرط پسند ضرور درج کیا جائیگا ۔

(۳) چندہ سالانہ عام طور پر (عہ) حالی اور (عـہ) سکہ گورنمنٹ انگریزی ممالک غیر سے ۔ اس ملک کے عہدہ داران سے (للعہ) جاگیرداران سے (صہ) امرا عظام سے (عہ) گورنمنٹ سے (ع۵) پیشگی وصول ہونا چاہئیے اور یہہ رسالہ بمکان اڈیٹر واقع کنٹہ روڈ بنگلہ نمبر ۳۳/۱۴ حیدرآباد دکن سے شایع ہوا کرے گا ۔

(۴) ہر شخص اپنی بیماری کے متعلق تشخیص کرا سکتا ہے اول اسکے استفسار کو درج رسالہ کیا جاوے گا۔ تاکہ متعدد حکما اس کے متعلق راے دین خاص بیمار و نیز مریض کا نام پوشیدہ رکھا جائے گا ۔

(۵) رسالہ ہر ماہ مین ایک مرتبہ شایع ہوا کرے گا ۔

---

پتہ کنٹہ روڈ بنگلہ نمبر ۳۳/۱۴ ۔ حیدرآباد دکن

# علاج المامون لدفع مرض الطاعون

کی ہے
رائے عالی
کے متعلق عالیجناب افتخار الحکماء نواب حاذق جنگ بہادر افسر الاطباء سرکار عالی
مہر سند نشان (۱۳۳۶) واقعی نفس الامر یہ ہے کہ مولف نے نہایت عمدگی
کے ساتھ رسالہ کو تالیف کیا ہے میری رائے یہ ہے کہ رسالہ کے پچاس
قطعہ خرید کر اطباء لوکل فنڈ کو تقسیم کردئے جائیں۔ اضلاع میں اکثر یہ مرض
شایع ہوتا ہے اس رسالہ کے موجود ہونے سے علاج معالجہ میں اُن کو
بہت کچھ مدد ملیگی اور اس رسالہ کی تالیف کے صلہ میں حکیم بشیر احمد صاحب کو
منجانب سرکار اگر انعام دلوایا جاوے تو حکیم صاحب موصوف کی قدر افزائی
ہوگی۔

---

**علاج المامون لدفع مرض الطاعون** = مصنفہ مولانا حکیم بشیر احمد صاحب
جس میں مرض طاعون کے حفظ ماتقدم اور نسخہ جات مفید اور معلومات علمی طبی اصول سے
وضاحت کے ساتھ نہایت مستند اور قابل قدر لکھے ہیں ایسی کتاب اب تک اس موذی مرض پر نہیں
لکھی گئی جسکی ضرورت ہر گھر میں ہے قیمت صرف (۸/)

**منیجر** - اخبار دکن پریس افضل گنج حیدر آباد دکن سے طلب کیجئے۔